Epistemology: Vol.7, Issue 8 Dec 2020

OPEN ACCESS: "*EPISTEMOLOGY*"
eISSN: 2663-5828;pISSN: 2519-6480
www.epistemology.pk

مخنث افراد کے معاشرتی مسائل-پاکستانی قانون اور شریعت اسلامیہ کا تجزیاتی مطالعہ

SOCIAL ISSUES OF TRANSGENDER: AN ANALYTICAL STUDY OF PAKISTANI LAW & SHARIAH

Dr. Syeda Sadia
Assistant Professor, Dept. of Arabic & Islamic Studies, Govt. College for Women University, Sialkot.

Aneeqa Ali
Scholar, Dept. of Arabic & Islamic Studies, Govt. College for Women University, Sialkot.

Abstract: Allah Almighty is the Lord of the world, He creates whatever He wills.He alone is fully cognizant of its wisdom.One of Allah's creations is a that is neither entirely male nor female.These masses are called transgender.As human beings, such people also deserve respect for humankind, but always they faced discrimination.O'er the past two decades, due to the psychological & social problems, unemployment, and the proliferation of evil have led many young people to become Transgender.In such state of affairs, it would be necessary to create consciousness among the masses about the Shariah rights of the real Transgender by making them aware of their troubles.The tendency to become artificially Transgender will also be greatly shortened. -In this article, the social problems of the Transgender will be explained in the elucidation of the survey and analysed in the light of Shariah.

Keywords: Creator, Discrimination,Humanity, Problems, Psychological, Social, Transgender

اللہ عزوجل نے انسان کو کرہ ارض پر اپنے خلیفہ کی حیثیت سے بھیجا۔انسان جب للہ عزوجل کی تخلیقات پر غور کرتا ہے تو حیران رہ جاتا ہے۔اللہ عزوجل کی مشیت ہے وہ جسے چاہے جیسے چاہے تخلیق فرمائے۔خدا تعالیٰ نے سب سے پہلے انسان اور

CC BY

نبی کو بغیر ماں باپ پیدا کیا، پھر ایک اور نبی کو بغیر باپ کے پیدا کیا اور دیگر مخلوق کو ماں باپ سے پیدا کیا۔ تخلیق کے مختلف طریقوں سے اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ وہ جس کو جیسے چاہے پیدا فرماتا ہے، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى رِجْلَيْنِ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى اَرْبَعٍ ۚ يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ۚ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ"[1] "

اور اللہ تعالیٰ نے زمین پر ہر چلنے والا پانی سے بنایا تو ان میں کوئی اپنے پیٹ پر چلتا ہے اور ان میں کوئی دو پاؤں پر چلتا ہے اور ان میں کوئی چار پاؤں پر چلتا ہے اللہ بناتا ہے جو چاہے بے شک اللہ سب کچھ کر سکتا ہے۔"[2]

خدا تعالیٰ کی تخلیقات میں سے ایک عجیب تخلیق خنثیٰ ہے جو نہ مکمل طور پر مرد ہوتا ہے اور نہ ہی عورت۔ بحیثیت انسان ایسے افراد بھی احترام آدمیت کے حقدار ہیں لیکن اس بات کو تسلیم کرنے میں باک نہیں کہ ان کے ساتھ ہمیشہ امتیازی رویہ برتا گیا ہے جبکہ گزشتہ دو تین دہائیوں سے بڑی تیزی کے ساتھ نفسیاتی عوارض، بے روزگاری اور منکرات کی کثرت اور دیگر بہت سے معاشرتی مسائل کے باعث معاشرے میں مصنوعی طور پر خنثیٰ بننے کا رجحان بھی جڑ پکڑ رہا ہے۔ ایسے میں ضروری معلوم ہوتا کہ حقیقی خنثیٰ افراد کے مسائل کا ادراک کرتے ہوئے ان کے شرعی حقوق کے بارے میں عوام الناس میں شعور بیدار کیا جائے، جس سے نہ صرف ایک جانب معاشرے کے ان محروم اور معذور طبقے کی دادرسی کی کوئی صورت پیدا ہو گی بلکہ مصنوعی طور پر مخنث بننے کا رجحان بھی بہت حد تک کم ہو گا۔ اس مقالہ میں خنثیٰ افراد کے نفسیاتی و معاشی مسائل کو ان سے کئے جانے والے سروے کی روشنی میں بیان کیا جائے گا بعد ازاں شریعت اسلامیہ کی روشنی میں ان کے حقوق اور معاصر صورتحال میں بہتری کے لئے لائحہ عمل متعین کیا جائے گا۔

خنثیٰ لغوی مباحث: خنثیٰ فُعْلیٰ کے وزن پر ہے، مخنث کسرہ کے ساتھ اسم فاعل ہے اور فتح کے ساتھ اسم مفعول ہے اور یہ تخنث سے مشتق ہے۔[3]

اس کی جمع خِنَاث اور خَنَاثیٰ خاء کے زبر کے ساتھ آتی ہے۔[4]

علامہ ابن منظور نے خنثیٰ کا معنی یوں بیان کیا ہے: "الخنثى الذى لا يخلص لذكرولا انثى،فقال : رجل خنثى له ما للذكر والانثى"[5]

مجمع الانھر میں مخنث کا معنی یوں بیان ہوا ہے: "مخنث: هو الذي في حركاته وسكناته خنوثة"[6]

خنثیٰ نہ خالص مرد ہوتا ہے اور نہ عورت ہوتا ہے، پس رجل خنثیٰ اس کو کہا جاتا ہے جس کے مرد اور عورت (قسم کے اعضاء) ہوں۔

الموسوعۃ الفقهیہ الکویتیہ میں مخنث کی تعریف یوں بیان کی گئی ہے:"المخنث بفتح النون: هو الذي يشبه المرأة في اللين والكلام والنظر والحركة"[7] مخنث نون کی فتح کے ساتھ: جو نرمی، کلام اور حرکات میں عورتوں سے مشابہ ہو۔

According toEncyclopedia of Social Deviance:“Transgender is an umbrella term for people whose gender identities, gender, Expressions, and/or behaviors are different from those culturally associated with the sex to which they were assigned at birth.”[8]

World Health Organization (WHO) defines this state of gender as:“Transgender is an umbrella term for people whose gender identity and expression does not conform to the norms and expectations traditionally associate with the sex assigned to them at birth. It includes people who are transsexual, transgender or otherwise considered gender non-conforming.”[9]

علامہ ابن نجیم کے نزدیک خنثیٰ سے مراد ہے:"الخنثى من له فرج المراءة و ذكر الرجل"[10] خنثیٰ وہ ہے جس کی عورت کی فرج اور مرد کی ذکر ہو۔

علامہ علاء الدین الحصکفی خنثیٰ کی تعریف یوں کرتے ہیں:"الخنثى هو ذو فرج و ذكر او من عرى عن الاثنين جميعا و ان لم تظهر له علامة اصلا او تعارضت العلامات فمشكل لعدم المرجع"[11] خنثیٰ وہ ہے جو صاحب فرج و ذکر ہو یا وہ جو مرد اور عورت دونوں کی علامات خالی ہو اور اگر اس میں (مرد اور عورت) کی علامات میں کوئی علامت ظاہر نہ ہو یا علامات میں تعارض واقع ہو تو وہ خنثیٰ مشکل ہے، کسی ایک طرف ترجیح نہیں دی جاسکتی۔

المصباح المنیر میں خنثیٰ کا مفہوم یوں بیان کیا گیا ہے:"(الخنثى)الذى خلق له فرج الرجل و فرج المراة والجمع (خناث) "[12] خنثیٰ وہ جو مرد اور عورت دونوں کی شرمگاہ کے ساتھ پیدا ہوا اور اس کی جمع خناث ہے۔

مندرجہ بالا تعریفات سے معلوم ہوتا ہے کہ جس شخص میں مردوں والی علامات میں سے کوئی علامت پائی جائے اس کو مرد کہا جائے

گا اور جس میں عورتوں والی علامات میں سے کوئی علامت پائی جائے تو اس کو عورت کہا جائے گا، اس کو خنثی غیر مشکل کہتے ہیں۔اس کے برعکس وہ شخص جس میں مرد و عورت دونوں کی علامتیں پائی جائیں یہ ثابت نہ ہو کہ وہ مرد ہے یا عورت وہ خنثی مشکل ہے۔

معاشرتی مسائل:

اللہ عزوجل نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے اس کو حقیر اور کمتر سمجھنے کی اجازت دین اسلام نے نہیں دی، خواہ وہ مرد ہو، عورت ہو یا مخنث ہو، عزت و احترام کے حقدار ہیں۔صد افسوس! ہمارا معاشرہ اس طبقے کو عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھتا۔کسی کے مرد یا عورت ہونے میں اس فرد کا اپنا کوئی کمال نہیں ہے یہ خدا تعالیٰ کی قدرت ہے اسی طرح اگر کوئی مکمل مرد یا عورت نہیں ہے تو یہ اس کا اپنا انتخاب نہیں ہے یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ ہے وہ جس کو جیسے چاہے تخلیق کرے۔آج کا مہذب انسان جو جانوروں کے حقوق کی بات کرتا ہے اس نے خنثی افراد پر عرصہ حیات تنگ کر رکھا ہے۔ان کو ایسے مسائل درپیش ہیں جن کا معاشرے کے باقی افراد کو سامنا نہیں کرنا پڑتا۔ذیل میں خنثی افراد سے کیے گئے سروے کی روشنی میں مرتب کردہ معاشرتی مسائل بیان کیے جاتے ہیں۔

دربدری: خنثی افراد کا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ ان کو ان کا خاندان اپنانے سے انکار کر دیتا ہے۔ایسے بچے کی پیدائش کو ماں باپ اپنے لیے باعث ذلت سمجھتے ہیں۔ایسے بچوں کی پیدائش کے فوراً بعد ہی ان کو قتل کر دیا جاتا ہے یا ان کو خواجہ سرا کے کسی گروہ کے حوالے کر دیا جاتا ہے، جہاں وہ بچہ "پرورش" اور "تعلیم و تربیت" پاتا ہے۔جہاں اس کو زندگی گزارنے کا ایسا ڈھب سکھایا جاتا ہے جس کی تعلیم آنحضور ﷺ نے نہیں دی۔وہ اپنی زندگی بسر کرنے کے ایسے اہداف و مقاصد متعین کر لیتا ہے جو بحیثیت مسلمان اسے زیب نہیں دیتے۔نایاب علی (Trans woman) نے رشتہ داروں کی طرف سے جنسی طور پر ہراساں کیے جانے کی وجہ سے ۱۳ سال کی عمر میں گھر چھوڑ دیا تھا۔[13] ماریہ (Trans woman) نے اپنے بہن، بھائیوں اور ہمسائیوں کی دھمکیوں سے ڈر کر ۱۰ سال کی عمر میں گھر چھوڑا۔اس کا کہنا ہے:

> "ہمارے اپنے خاندان والے ہمیں قتل کرنے کے لیے پیشہ ور قاتلوں سے بات کرتے ہیں۔مانسہرہ میں میرے گھر پر فائرنگ بھی کروائی گئی۔"[14]

خنثیٰ افراد کو گھر چھوڑنے کے لیے مجبور کیا جاتا ہے۔ سروے سے حاصل ہونے والے اعداد و شمار کے مطابق صرف 8 فیصد خنثیٰ افراد کو ان کے والدین یا عزیز و اقارب نے گھر چھوڑنے پر مجبور نہیں جبکہ 92 فی صد کو مجبور کیا گیا کہ وہ اپنے والدین کا گھر چھوڑ جائیں۔[15] سروے میں بیان کردہ حقائق سے یہ بات بھی عیاں ہوئی کہ ان میں اکثریت کو جو کہ 62 فی صد ہے اسے دس سے 20 سال کی عمر کے دوران گھروں سے نکال دیا گیا۔ جبکہ 6 سال سے دس تک کے بچوں کی شرح 30 فی صد ہے، دیگر تعداد 8 فی صد بنتی ہے۔[16] یہ تمام اعداد و شمار یہ واضح کرنے کے لئے کافی ہیں کہ ان کو ان کا اپنا خاندان، والدین اور بہن بھائی ہی سب سے پہلے ایذاء پہنچاتے ہیں، اپنے دلوں اور گھروں میں ان کے لئے گنجائش نہیں پاتے۔ خنثیٰ افراد کی زندگی اس وقت تک آسان نہیں ہو سکتی جب تک ان کے اپنے خاندان والے اپنی سوچ نہیں بدلیں گے۔ ان کا خاندان اگرچہ مکمل طور پر ان کی تمام مشکلات ختم نہیں کر سکتا لیکن ان میں کمی ضرور لا سکتا ہے۔

خنثیٰ افراد کی مخصوص کالونیاں / رہائش: خنثیٰ افراد کا ایک مسئلہ رہائش بھی ہے۔ وہ اپنے خاندان سے الگ رہتے ہیں۔ ان کو عام رہائشی کالونیوں میں رہنے کی اجازت نہیں دی جاتی، ان کو مجبور کیا جاتا ہے کہ وہ اپنی الگ کالونیاں بنائیں۔ ان کے اپنے خاندان والے بھی ان کو انسان نہیں سمجھتے اور نہ وہ معاشرے کے لیے قابل قبول ہوتے ہیں۔ یہ لوگ رہائشی علاقوں سے ہٹ کر بنائے گئے گھروں میں رہتے ہیں۔ اگر ان کے گھر رہائشی علاقے میں ہوں بھی تو ایسی جگہ پر ہوتے جدھر سے لوگوں کا گزر بہت کم ہوتا ہے۔ ان گھروں میں پانی، بجلی اور گیس جیسی دوسری ضروریات و سہولیات نہ ہونے کے برابر ہوتی ہیں۔

ان کالونیوں میں رہائش اختیار کرنے کی بنیادی وجوہات مندرجہ ذیل ہوتی ہیں:

- **معاشرتی وجوہات**

1. والدین کی بے توجہی 2۔ معاشرتی دباؤ 3۔ آزادی و خود مختاری کی خواہش 4۔ بچوں کے ساتھ زیادتی (child abuse)

- **معاشی وجوہات**

1. خاندانی کا معاشی عدم استحکام۔ 2۔ چھوٹا گھر، بڑا کنبہ

ماریہ خان(Trans woman) کا کہنا ہے کہ: "جب گھر چھوڑتے ہیں خواجہ سراوں کا گروہ ہی صرف محفوظ جگہ ہوتی ہے جہاں کوئی مذاق نہیں اڑاتا، کوئی مارپیٹ نہیں کرتا کیونکہ وہاں سب ایک جیسے ہوتے ہیں۔"[17]

سروے میں شامل ۵۰ خنثیٰ افراد میں سے کوئی بھی فرد آبائی گھر یا علیحدہ اپارٹمنٹ میں نہیں رہتا تھا گویا یہ شرح 100 فی صد ہے۔[18]

فحاشی و اغواکاری کی علامت: انسان جسے خدا تعالیٰ نے اشرف المخلوقات بنایا ہے وہ اپنے ہی جیسے دوسرے انسان(مخنث) کو انسان اور جانور کے درمیان کی مخلوق سمجھتا ہے۔ جو عزت و تکریم کے قابل نہیں ہے۔ جس کی کوئی عزت نفس نہیں ہے۔ جس کے ساتھ ہر طرح کا سلوک روا رکھنے کی اجازت ہے۔ عصر حاضر میں خنثیٰ افراد فحاشی و اغواکاری کی علامت بن کر رہ چکے ہیں۔ اگرچہ ان کی اکثریت ناجائز و غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث ہے لیکن تمام خنثیٰ افراد کو ایک ہی نگاہ سے دیکھنا درست نہیں ہے۔ "ہر شخص کو اپنی عزت و ناموس اور شہرت کو بے بنیاد الزامات، بدنامی سے تحفظ کا حق حاصل ہے۔"[19]

خنثیٰ افراد پولیس کو اپنا دوست اور محافظ سمجھنے کی بجائے خوف کا شکار ہیں۔ انٹرویو میں ایک مخنث فرد نے کہا کہ:

"پولیس کی اچانک آمد ہمارے لیے خوف کا باعث بنتی ہے۔ ہم اپنی شکایات پولیس تک اس لیے نہیں پہنچاتے کہ وہ ہمیں تحفظ فراہم کرنے کی بجائے ہمیں ہی مورد الزام ٹھہراتی ہے"[20]

ہری پور میں 5 خواجہ سراؤں کو پولیس نے فحاشی پھیلانے کے الزام میں ان کو گھر سے گرفتار کیا اور پھر ان کو نہ صرف گالیوں اور مارپیٹ سے "نوازا گیا" بلکہ جنسی طور پر بھی ہراساں کیا گیا۔[21] پولیس کو خنثیٰ افراد کے خلاف کاروائی بھی دیگر مجرموں کی طرح قانون کے دائرے میں رہ کر کرنی چاہیے۔ دین اسلام میں کسی بھی جرم کی سزا آبروریزی کرنا مقرر نہیں کی گئی۔

تعلیم سے محرومی/ناخواندگی: آج کے دور میں مخنث بچے کا گھر کے پر سکون ماحول میں پرورش پانا اور اپنے دیگر بہن بھائیوں کی طرح اسکول و کالج کے شائستہ ماحول میں تعلیم حاصل کرنا محض ایک دلفریب خواب بن کر رہ چکا ہے۔ان کی جنس کو بنیاد بنا کر ان کو تعلیمی اداروں میں داخلہ نہیں دیا جاتا۔کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ ان کو تعلیم کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ وہ معاشرے کی ترقی و بھلائی میں کوئی حصہ نہیں ڈال سکتے۔اگر کوئی تعلیم حاصل کر بھی لیتا ہے تو اس کو ملازمت کے حصول میں بدستور مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ملازمت نہ ملنے کی صورت میں ناچ، گانا اور گداگری کے لیے مجبور کر دیا جاتا ہے۔خنثی بچوں کو اسکولوں میں داخلہ نہیں ملتا اگر کسی اسکول میں داخلہ ہو بھی جاتا ہے تو وہاں ساتھی طلبا کے غیر مہذب اور ہتک آمیز رویے کی وجہ سے بچہ اسکول جانا چھوڑ دیتا ہے یا ذہنی دباؤ کا شکار ہو کر سگریٹ نوشی و شراب نوشی کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔

رفعی خان (Trans woman Rifee Khan) کا کہنا ہے کہ:" مجھے لڑکیوں کے ساتھ بیٹھنے کی اجازت نہیں تھی۔لڑکوں والا لباس پہننے پر مجبور کیا جاتا۔اساتذہ کہتے جماعت(Class) کو محظوظ کرنے کے لیے گانا گاؤ اور ناچ کر دکھاؤ۔[22]"

سروے سے حاصل ہونے والے اعداد و شمار کے مطابق صرف 26 فیصد کو قرآن کریم کی تعلیم دی گئی اور 34 فی صد کو اسکول بھیجا گیا۔[23] ان میں سے صرف % 5.88 نے ایف اے تک تعلیم حاصل کی، جبکہ میٹرک میں بھی یہ شرح یکساں ہے، مڈل میں یہ شرح فیصد 29.40 اور پرائمری میں یہ شرح 58.80 فی صد ہے۔[24] یہ اعداد و شمار اس بات کا بین ثبوت ہیں کہ خنثی افراد کی تعلیم و تربیت پر بھی کوئی خصوصی توجہ نہیں دی جاتی۔ان کو جہاں بہت سے دیگر بنیادی انسانی حقوق سے محرومی کا سامنا ہے وہیں انہیں تعلیم کے بنیادی حق سے بھی محروم ہونا پڑتا ہے۔حالانکہ محض کسی کی جنس کو بنیاد بنا کر اس کو زندگی کی دوڑ میں حصہ لینے سے کیونکر روکا جا سکتا ہے۔جو حق خدا تعالیٰ نے انسان کو دیا ہے اسے کوئی دوسرا انسان پامال نہیں کر سکتا۔کسی کو پڑھنے لکھنے کے حق سے محروم نہیں کیا جا سکتا۔ان کو تعلیم کے یکساں مواقع فراہم کیے جانے چاہیے۔

عوامی مقامات میں داخلہ کی ممانعت: جب معاشرے میں برداشت اور رواداری کے جذبات ناپید ہو جائیں تو انسانی حقوق کے احترام کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ موجودہ پاکستانی معاشرے سے میں ان جذبات کا فقدان ہے۔ عام افراد معاشرہ کے لیے عوامی جگہوں تک رسائی بڑی عام سی بات ہے لیکن خنثیٰ افراد کو اس معمولی نوعیت کے معاملے پر بھی مختلف مسائل سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ عوامی بیت الخلاء (Public Washroom) کے استعمال کے وقت اس شش و پنج میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ مردوں کے لیے مخصوص کردہ بیت الخلاء استعمال کیا جائے یا عورتوں کے لیے مخصوص کردہ، کیونکہ ان کو دونوں میں سے کسی کے استعمال کی بھی اجازت نہیں دی جاتی۔ ایک مخنث نے شاپنگ مال میں جب بیت الخلا استعمال کرنے کی کوشش کی تو اس کو نہ صرف مردانہ وزنانہ دونوں بیت الخلاء استعمال کرنے سے روکا گیا بلکہ اسے زدوکوب بھی کی گیا۔[25]
سروے میں پوچھے گئے سوال کہ کیا انہیں عوامی مقامات پر امتیازی رویہ کے سامنا کرنا پڑتا ہے اور عوامی سواری کے استعمال کے وقت کسی دشواری سے واسطہ پڑتا ہے تو ان میں سے 64 فی صد افراد کا کہنا تھا کہ اکثر اوقات عوامی مقامات اور سواری کے وقت امتیازی رویے برداشت کرنا پڑتا ہے جبکہ 36 فی صد کا کہنا ہے کہ ان کو اس طرح کے امتیازی رویے کا ہمیشہ ہی انہیں سامنا کرنا پڑتا ہے۔[26]

خنثیٰ افراد کو روزمرہ کے معمولات میں بھی امتیازی سلوک کا سامنا کرنا پڑتا ہے، جن میں عموماً معاشرے کے باقی افراد کو پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔ خنثیٰ افراد کو بازار میں خریداری کرتے ہوئے، ریستوران میں کھانا کھاتے ہوئے، پارک، کتب خانوں اور بنک میں بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

ہراساں کرنا: فلاح و بہبود کا جو تصور اسلام میں دیا گیا ہے اس کی نظیر کہیں نہیں ملتی۔ آپ ﷺ نے مومن اسی کو قرار دیا جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے لوگ محفوظ ہوں۔[27] لیکن معاصر معاشرے میں ان تعلیمات کو بھلا کر خنثیٰ افراد کو زبانی اور جسمانی تشدد دونوں کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ اس حوالے سے حاصل شدہ اعداد و شمار ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہیں 97 فی صد شرح یہ سمجھتی ہے کہ ان کی عزت و آبرو اور زندگی غیر محفوظ ہے، صرف تین فی صد اپنی زندگی اور عزت و آبرو کو محفوظ خیال کرتے ہیں۔[28]

ایسے بہت سے واقعات آئے دن اخبارات میں پڑھنے کو ملتے ہیں جن میں مخنث افراد کے قتل کرنے کے خبر ہونے کا سانحہ بیان ہوتا ہے۔ لیکن ہم ایسے بے ضمیر ہیں کبھی ان واقعات کو محض ایک داستان سے بڑھ کر اہمیت نہیں دی گویا یہ کسی انسان کا قتل نہیں محض زیب داستان ہے۔

۲۰ جولائی ۲۰۱۸ء کو حافظ آباد میں ایک شادی کی تقریب میں مدعو مہمان نے خواجہ سرا کو جنسی طور پر ہراساں کرنے کی کوشش کی، جب مخنث نے مزاحمت کی تو اس پر گولی چلا کر اسے موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔[29]

14 اپریل ۲۰۱۸ء کو خانیوال میں ایک مخنث کو اغوا کیا گیا اور پھر تشدد و زیادتی کا نشانہ بنایا گیا۔[30] ایک مخنث فرد نایاب علی پر تیزاب پھینکا گیا۔[31] خنثیٰ افراد کو خاندان، حکومت، سرکاری و غیر سرکاری تنظیموں کی طرف سے کوئی مدد یا تحفظ نہیں فراہم کیا جاتا ہے۔ ان کو جنسی و جسمانی طور پر ہراساں کیا جاتا ہے۔

سماجی مساوات سے محرومی: خنثیٰ افراد بھی عام انسانوں کی طرح معاشرتی رویوں میں برابری و مساوات کے حقدار ہیں لیکن صد افسوس ان کو تو شاید انسان تصور ہی نہیں کیا جاتا اور نہ ہی ان کے ساتھ سماجی تعلقات استوار کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ ماں باپ اور دیگر افراد معاشرہ نہ صرف زندگی میں ان کو خود سے الگ کر دیتے ہیں بلکہ انتقال کر جانے کے بعد بھی ان کو عام مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے کی بھی اجازت نہیں دی جاتی، اس کی وجہ شاید یہ کہ لوگوں میں یہ غلط تصور عام پایا جاتا ہے خنثیٰ افراد کو لٹانے کی بجائے زمین میں سیدھا کھڑا کیا جاتا ہے۔ شریعت سماجی مساوات کی قائل ہے یہ کیسے ممکن ہے عام مرد و عورت کو تو احترام و تکریم کے ساتھ دفنایا جائے اور خنثیٰ افراد کو عام مسلمانوں کی طرح دفنانے کی بجائے محض زمین میں گاڑ دیا جائے۔ خنثیٰ افراد تعلیم، ملازمت اور طبّی سہولیات کی فراہمی میں معاشرے کے باقی افراد کی طرح برابر حقوق رکھتے ہیں۔ تحفظ خواجہ سرا ایکٹ ۲۰۱۸ء کے بعد بھی ان کی معاشی و معاشرتی حالت میں تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔ صرف شناختی کارڈ کا حصول تمام مسائل کا حل نہیں ہے اور نہ ہی اس کا حصول زندگی کو اس کی تمام تر خوبصورت کے ساتھ جینے کے لیے کافی ہے۔

طبّی سہولیات سے محرومی: عصر حاضر میں خنثیٰ افراد کی حالت اتنی ناگفتہ بہ ہے کہ ان کو علاج معالجے جیسی سہولت بھی آسانی سے میسر نہیں ہے۔ پشاور کے ہسپتال(Lady Reading Hospital) میں علیشا (Trans woman) کو زخمی حالت میں لایا گیا، جہاں کا عملہ یہی طے نہ کر سکا کہ اسے مردانہ وارڈ میں رکھا جائے یا زنانہ وارڈ

میں، یہاں تک کہ علیشا نے جان دے دی۔ ہسپتال میں موجود لوگ تاسف و ہمدردی کا اظہار کرنے کی بجائے اس حادثے سے محظوظ ہو رہے تھے۔[32] خنثی افراد میں سے کچھ افراد کی معذوری قابل علاج ہوتی ہے، اگر حکومت کی طرف سے ان کو علاج کی سہولیات فراہم کی جائیں تو وہ بھی مکمل مرد و عورت کی شکل میں فعال زندگی بسر کر سکتے ہیں۔

حق تحفظ زندگی سے محرومی: افراد معاشرہ کو دیئے جانے والے حقوق میں سے اولین بنیادی حق تحفظ زندگی کا حق ہے۔قرآن پاک میں انسانی زندگی کی اہمیت کو واضح کرنے کے لیے کئی آیات مبارکہ نازل کی گئیں ہیں۔قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے: "مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا"[33] ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا گیا: "وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ"[34] اور جس جان کی اللہ نے حرمت رکھی اسے ناحق نہ مارو۔

آج کے "مہذب" انسان کا خیال ہے کہ خنثی افراد کو جینے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے۔آئے روز ان کے بے رحمی سے قتل کیے جانے کی خبریں سننے کو ملتی ہیں جیسے وہ کوئی انسان نہیں بلکہ کیڑے مکوڑے ہیں جن کو مسل دیا جاتا ہے، جن کا قتل کوئی قابل مذمت بات نہیں۔پشاور میں ایک مخنث فرد ناصر الیاس نازو کی بوری بند لاش ملی جس کو تشدد کے بعد قتل کیا گیا تھا۔[35] اپریل ۲۰۱۸ء صوابی میں شناخت خان نامی مخنث پر گولی چلا کر موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔[36]

ثبوت نسب سے محرومی: خنثی افراد میں سے بعض کو اپنے حقیقی ماں باپ کا علم نہیں ہوتا۔ ۳۰ اگست ۲۰۱۷ء کو ترجمان نادرا نے اس حوالے سے بیان دیا کہ: "خواجہ سرا افراد کی بڑی تعداد ایسی ہے جن کے پاس اپنے والدین کی درست معلومات اور دستاویزات موجود نہیں کیونکہ ان کے اہل خانہ نے بہت کم عمر میں انہیں چھوڑ دیا تھا۔"[37] اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ جن افراد کو اپنی ولدیت کا علم ہوتا بھی ہے تو ان کو اس بات کی اجازت نہیں ہوتی کہ وہ خود کو ان کی اولاد کے طور پر متعارف کروا سکیں۔سروے میں شامل ۵۰ خنثی افراد میں سے ۱۳ افراد کو اپنے والدین کا علم نہیں تھا۔[38]

تدفین کے مسائل: شریعت اسلامیہ میں تکریم انسانیت کی تعلیم دی گئی ہے۔انسان کی تکریم صرف اس کی زندگی تک محدود نہیں رکھی گئی بلکہ اس کے مرنے کے بعد بھی تکریم اور وقار کا لحاظ دوسرے افراد پر لازم قرار دیا گیا ہے۔خنثی افراد سے شرع و عرف کے مطابق تدفین کا حق بھی چھین لیا گیا ہے۔ان کی موت کا اعلان نہیں کیا جاتا اور نہ ہی ان کے جنازہ میں شرکت کرنے کو پسند کیا جاتا ہے۔یہ لوگ جن کو شادی بیاہ اور بچے کی ولادت پہ اپنی خوشی بڑھانے کے لیے بلایا جاتا ہے تب

ان کے وجود سے گھن نہیں آتی لیکن جب یہ مر جائیں تو ان کے دکھ میں شریک ہونے اور ان کی نماز جنازہ ادا کرنے کے لیے کوئی نہیں آتا۔

شفقت و محبت سے محرومی: خنثیٰ افراد کے حصے میں اپنے باقی بہن بھائیوں کی طرح ماں باپ کی محبت و شفقت نہیں آتی۔ان کو زندگی میں پیش آنے والے تمام مصائب کا اکیلے مقابلہ کرنا ہوتا ہے۔ کوئی جذباتی سہارا موجود نہیں ہوتا۔ان کو تو شاید کبھی ماں باپ کا محبت بھرا لمس بھی محسوس نہیں ہوا۔

سروے اور انٹرویوز کی روشنی میں مرتب کیا گیا گراف ان کے ساتھ روا رکھے گئے رویوں کی سنگینی کا پتہ دیتے ہیں۔[39]

افراد معاشرہ	ہمدردانہ	تحقیرآمیز	غیر جانبدار
والد کا رویہ	6%	94%	0%
والدہ کا رویہ	90%	10%	0%
بھائیوں کا رویہ	20%	80%	0%
بہن کا رویہ	70%	30%	0%
دوستوں کا رویہ	18%	70%	12%
اساتذہ کا رویہ	53.30 %	46%	0%
دیگر افراد معاشرہ کا رویہ	8%	84%	14%

خنثیٰ افراد کی مخصوص علیحدہ جیل: ۲جون ۲۰۱۹ء کو نایاب (Transgender Activist) نے Transgender Rights protection Act 2018 کے تحت خنثیٰ افراد کے لیے علیحدہ جیل کا مطالبہ کیا ہے۔ان کا کہنا ہے کہ خنثیٰ افراد کو پولیس اور اپنے ساتھی قیدیوں کی جانب سے جنسی تشدد کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ علیحدہ جیل کے قیام سے خنثیٰ افراد زیادہ محفوظ ہوں گے۔[40]

ٹرانس جینڈر رائٹس پروٹیکشن ایکٹ ۲۰۱۸ء جس میں خنثیٰ کے بنیادی حقوق کا ذکر کیا گیا ہے، میں خنثیٰ کو علیحدہ جیل کا حق بھی دیا گیا ہے لیکن تاحال اس سے متعلق کوئی قدم نہیں اٹھایا گیا۔

مذہبی مقامات میں داخلہ پر پابندی: پوری دنیا میں مذہب اور خنثیٰ افراد کا رشتہ و تعلق مختلف ساخت اور اختلافات لیے ہوئے ہے۔ تقریباً تمام مذاہب کے پیروکاروں میں خنثیٰ افراد بھی شامل ہیں۔ عصر حاضر میں سماجی تفریق کی انتہا کر دی گئی ہے، خنثیٰ افراد کو حج و عمرہ کی سعادت حاصل کرنے سے بھی محروم کر دیا گیا ہے۔ ۲۲ نومبر ۲۰۱۶ء میں سعودی حکومت نے خنثیٰ افراد کو ویزا جاری کرنے سے انکار کر دیا۔ پاکستان سمیت مختلف ممالک کو اس سلسلے میں نوٹیفیکیشن بھی جاری کیا گیا [41]۔

احمد (transgender dancer) نے گناہوں سے تائب ہو کر تبلیغی جماعت میں شمولیت اختیار کی اور عمرہ کرنے کا ارادہ کیا لیکن اس کو سعودی عرب کا ویزا نہیں جاری کیا گیا۔

فرزانہ جان پہلی transgender person جن کو پاسپورٹ جاری کیا گیا کا کہنا ہے کہ: "وہ اس پاسپورٹ کے ساتھ پوری دنیا کا سفر کر سکتی ہیں لیکن حج و عمرہ کرنے کی اجازت نہیں ہے۔"[42]

خنثیٰ افراد میں سے صرف وہی افراد حج و عمرہ کی سعادت حاصل کر سکے ہیں جنہوں نے اپنی پہچان بطور مرد یا عورت کروائی ہے کیونکہ حج فارم پر جنس کے صرف ۲ ہی خانے (gander columns) ہیں مرد یا عورت، تیسری جنس کا کوئی خانہ موجود نہیں ہے۔ خدا کی تخلیق جو مسلمان ہے، جس کے مخنث ہونے کا فیصلہ اس کے رب نے فرمایا ہے، اس کو محض اس کے مخنث ہونے کی بنا پر خدا کے گھر کی زیارت کرنے سے کیسے محروم کیا جا سکتا ہے؟

درج بالا تمام حقائق و اعداد و شمار کی یہ واضح کرتے ہیں کہ خنثیٰ افراد کو بہت سے معاشرتی مسائل کا سامنا ہے جن میں سے کچھ کو یہاں بیان کیا گیا ہے۔ ذیل میں پاکستانی قانون میں خنثیٰ کے معاشرتی حقوق بیان کئے جائیں گے اور تجزیہ کیا جائے گا اور شریعت اسلامیہ کی روشنی میں خنثیٰ تجزیہ کیا جائے گا۔

خنثیٰ افراد اور پاکستانی قوانین

اسلامی جمہوریہ پاکستان کا آئین تینوں اصناف میں مساوات کی ضمانت دے کر ریاست کو خنثیٰ افراد کے لیے خصوصی قانون وضع کرنے کا اختیار دیتا ہے۔ خنثیٰ افراد کو درپیش مسائل کے سدباب کے لیے "Transgender Persons

"(Protection of Rights) Act, 2018" وضع کیا گیا جسے پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں منظور کر کے قانون بنادیا گیا۔ یہ بل خناثی افراد کے ساتھ تعلیم، ملازمت وکاروبار اور علاج معالجہ سمیت ہر طرح کے امتیازی رویے کی نفی کرتا ہے۔اس بل سے خناثی افراد میں ایک نئی امید نے جنم لیا۔اس بل کا انگریزی متن اور تجزیہ ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔

عنوان: قانون ہذا کو "This Act may be called the Transgender Persons (Protection of Rights)Act, 2018" کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ جس میں خنثیٰ کی تعریف یوں کی گئی: "Transgender person" is a person who is::

"(i) Intersex (khusra) with mixture of male and female genital features or congenital ambiguities: or

(ii) Eunuch assigned male at birth, but undergoes genital excisionor castration; or(iii) A transgender man, transgender woman, KhawajaSira or any person whose gender identity or gender expression differs from the social norms and cultural expectations based on the sex they were assigned at the time of their birth."[43]

قانون میں مذکور خنثی کی یہ تعریف فقہی کتب میں مذکور خنثی کی تعریف سے متصادم ہے۔ان تعریفات کے مطابق خنثی کا اطلاق اسی فرد پر ہوگا جو مردانہ وزنانہ دونوں علامات رکھتا ہو یا دونوں علامات سے خالی ہو نہ کہ وہ شخص جس کا شمار صحت مند مردوں میں ہوتا ہو لیکن وہ قصداً خصی بنادیا گیا ہو یا بذریعہ علاج تکلفاً خود کو عورت بنا[44] جبکہ پاکستانی قانون میں بیان کردہ تعریف فقہی تناظر میں درست معلوم نہیں ہوتی۔

خنثی افراد کی شناخت:- "Recognition of identity of transgender person:

".قانون ہذا مخنث فرد کو اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ وہ اپنے محسوسات کے مطابق تمام سرکاری دستاویزات جیسے شناختی کارڈ، بے فارم، ڈرائیونگ لائسنس اور پاسپورٹ میں اپنی شناخت کا اندارج کروا سکتا ہے نیز جس فرد کو پہلے سے شناختی کارڈ جاری کیا جاچکا ہو اسے بھی نام اور جنس تبدیل کروانے کی اجازت ہے۔"[45]

جنس کی شناخت کے لیے "Self-Perceived gender" کی اصطلاح استعمال کر کے جنس کی تعین کا اختیار خنثی افراد کی رضا اور رغبت پر منحصر کر دیا گیا ہے۔ مخنث فرد اپنی جنسی علامات سے قطع نظر اپنی خواہش سے اپنی جنس کا تعین خود کر سکتا ہے۔ جبکہ شریعت کی رو سے کسی کو بھی جنس منتخب کرنے کا اختیار نہیں ہے، جس کو جس جنس کے ساتھ اس کے رب نے پیدا فرمایا ہے وہ ویسا ہی رہے گا۔ قرآن میں بیان کیا گیا ہے کہ اللہ کی تخلیق میں تبدیلی کا ارادہ وخواہش شیطان کی ہے۔ "وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ"[46] اور ضرور انہیں کہوں گا کہ وہ اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزیں بدل دیں گے۔

جنس کی تعیین کا تعلق ظاہر و باطن دونوں سے ہے۔ اگر جنس کی تعیین کو احساسات پہ موقوف کر دیا جائے تو یہ بہت سے مفاسد کا باعث بنے گا جیسا کہ ایک شخص (جو stalking cat[47] کے نام سے مشہور ہوا) جس کا گمان تھا کہ وہ چیتا سے مشابہت رکھتا ہے لہذا وہ در حقیقت چیتا ہی ہے اور اس نے سرجری کے ذریعے اپنا چہرہ چیتے جیسا بنوانے کی کوشش کی تو کیا اس کو محض اس کے وہم باطل کی بنا پر چیتا تسلیم کر لیا جائے گا۔

آپ ﷺ کا فرمان ہے: "لعن الله الواشمات والمستوشمات والنامصات والمتنمصات للحسن المغيرات لخلق الله"[48]

اسلام خدا تعالی کی تخلیق میں معمولی تبدیلی کی اجازت نہیں دیتا کجا یہ کہ اپنے محسوسات اور خواہشات کو بنیاد بنا کر اپنی جنس کو ہی مکمل طور پر تبدیل کر لیا جائے۔ جنس تبدیل کرنا تو درکنار اسلام تو مشابہت کی اجازت بھی نہیں دیتا۔ اس میں اس حد تک احتیاط کا متقاضی ہے کہ فقہا کرام کا اس بات پر اجماع ہے کہ خنثی مشکل عورتوں جیسا لباس پہنے گا لیکن ریشمی لباس اور زیور پہننے کے ضمن میں بوجوہ احتیاط مردوں میں شمار کیا جائے گا۔ "ولا يلبس الحلى ولاحرير لا احتمال انه رجل[49] لانه حرام على الرجال دون النساء وحاله لم يتبين بعد فيؤخذ باالحتياط فان الاجتناب عن الحرام فرض والاقدام على المباح مباح فيكره حذرا عن الوقوع فى الحرام"[50]

مرد ہونے کے احتمال کی بناپر خنثیٰ مشکل ریشم، حریر اور زیور نہیں پہنے گا، اس کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے ریشم و سونا مردوں پر حرام کیا گیا ہے جبکہ عورتوں کے لیے حلال ہے، چونکہ خنثیٰ مشکل کا حال واضح نہیں ہے، احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ خنثیٰ مشکل ان سے اجتناب کرے کیونکہ حرام سے اجتناب فرض ہے جبکہ مباح پر عمل کرنا فرض نہیں ہے۔

یہاں یہ بات قابل غور ہے محض لباس پہننے کے معاملے میں بھی خنثیٰ مشکل کے محسوسات وخواہشات کو بنیاد نہیں بنایا گیا تو جنس کی تعیین جیسے اہم معاملے میں جسمانی ساخت کو نظرانداز کرکے محض محسوسات پر کیسے انحصار کیا جاسکتا ہے؟

"ذهب جمهور الفقهاء إلى أنه إن أقر على نفسه بما يقلل ميراثه أو ديته قبل منه، وإن ادعى ما يزيد ذلك لم يقبل لأنه متهم فيه "[51]

جمہور فقہاء کا اتفاق ہے کہ اگر وہ اقرار کرے جس سے اس کی میراث یا دیت کم ہوتی ہو تو اس کی بات قبول کی جائے گی لیکن اگر وہ اس میں زیادتی کا دعویٰ کرے تو وہ قبول نہیں کیا جائے گا کیونکہ اس پر الزام ہے۔ مخنث فرد اگر خنثیٰ غیر مشکل ہے تو علامات کی اغلبیت کے مطابق وہ عورت یا مرد تصور کیا جائے گا اور اگر خنثیٰ مشکل ہے تو اس کی جنس کا تعین نہیں کیا جاسکتا۔

خنثیٰ افراد کے معاشرتی حقوق سے متعلق دفعات

. قانون کی ان دفعات میں خنثیٰ افراد کے ساتھ امتیازی رویے یا تفریق کی ممانعت کی گئی ہے۔ تعلیمی اداروں، ملازمت، روزگار طبّی سہولیات، نقل و حمل کی تمام سہولیات میں کسی بھی طرح کی رکاوٹ یا انقطاع نہیں ہوگا۔ سکونت، خرید و فروخت یا کرایہ پر اشیاء کے حصول نیز وہ تمام چیزیں، رہائش سہولتیں، فوائد، استحقاق اور مواقع جو کہ عوام الناس کو حاصل ہوں کے حصول میں نامناسب رویہ اختیار نہیں کیا جائے گا۔[52]

ہراساں کرنے کی ممانعت: "ایکٹ کی ان شقوں میں مخنث افراد کو گھر اور گھر سے باہر جنس، جنسی شناخت اور جنسی اظہارات کی بنیاد پر ہراساں کرنے کی ممانعت کی گئی ہے۔[53]". اسلام تمام افراد کی جان، مال اور عزت کی حفاظت کی ضمانت دیتا ہے۔ مندرجہ ذیل حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام میں انسانی جان اور عزت کو کیا اہمیت حاصل ہے۔ "فإن دماءكم وأموالكم وأعراضكم عليكم حرام كحرمة يومكم هذا في بلدكم هذا في شهركم هذا"[54]

"آنحضور ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع میں تمام انسانوں کو یہ حق عطا فرمایا، جس میں خنثیٰ افراد بھی شامل ہیں۔ قانون کی یہ شق اسلامی تعلیمات کے مطابق ہے۔

تعلیم کا حق: ان دفعات کے مطابق کسی بھی سرکاری یا نجی تعلیمی ادارے میں داخلے کی مطلوبہ شرائط کو سامنے رکھتے ہوئے داخلہ لینے کی صورت میں خنثیٰ افراد کے ساتھ کوئی تفریق نہیں کی جائے گی۔ تمام تعلیمی ادارے تعلیم، کھیل اور تفریح کے مواقع بغیر کسی امتیاز کے برابری کی بنیاد پر مہیا کریں گے۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کی شق (25A) کے مطابق حکومت خنثیٰ افراد کے لیے مفت اور لازمی تعلیم حاصل کرنے کے لیے اقدامات کرے۔ کسی بھی نجی یا سرکاری ادارے تعلیم سے متعلق مواقع، تربیت اور دیگر مثبت تعلیمی سرگرمیاں نیز طلباء کے لیے مخصوص مواقع تک خنثیٰ افراد کی رسائی سے انکار نہیں کر سکتے۔ تعلیمی اداروں میں خنثیٰ افراد کو بھی انہیں شرائط پر داخلہ دیا جائے گا جن پر عام افراد کو داخلہ دیا جائے گا۔ ان کے ساتھ امتیازی رویہ اختیار کرنا غیر قانونی ہوگا۔[55].

اخلاقی اقدار کی بالادستی کے لیے ضروری ہے کہ مسلمانوں میں علمی روح بیدار رہے۔ مندرجہ بالا شق خنثیٰ افراد کے تعلیم حاصل کرنے کے حق کو محفوظ کرتی ہے۔

صحت کا حق: خنثیٰ افراد کے ساتھ تفریق ختم کرنے کے لیے حکومت کی ذمہ داری ٹھہرائی گئی ہے کہ طبّی نصاب کا جائزہ لینے، ڈاکٹر اور نرسز سٹاف کی تحقیق کو بہتر بنانے کے لیے PMDC کے اشتراک سے خنثیٰ افراد کی صحت سے متعلق مسائل بیان کرے۔ ہسپتالوں اور دیگر صحت کے مراکز میں خنثیٰ افراد کو محفوظ داخلے کی سہولت دی جائے گی۔ خنثیٰ افراد کی تمام ضروری طبّی اور نفسیاتی علاج تک رسائی کو یقینی بنایا جائے۔[56]

اسلام انسانی فطرت سے ہم آہنگ ہے، یہی وجہ ہے کہ انسان کو لاحق ہونے والے مختلف نفسیاتی و جسمانی امراض کے علاج کی ترغیب دلائی گئی ہے۔ احادیث مبارکہ ہے: "لكل داء دواء فإذا اصيب دواء الداء برا بإذن الله عز وجل"[57]

اعرابیوں نے پوچھا اے اللہ کے رسول ﷺ کیا ہم علاج کیا کریں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہاں اے اللہ کے بندوں علاج کیا کرو پس اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسی بیماری پیدا نہیں کی جس کا علاج پیدا نہ کیا ہو سوائے ایک بیماری کے، لوگوں نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ وہ کون سی ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا بڑھاپا۔"[58]

آقا ﷺ کے اس فرمان کی تعمیل خنثیٰ افراد کے لیے مشکل بنادی گئی ہے، ان کی اس مشکل کو ختم کرنے کے لیے ریاست نے مندرجہ بالا شق مرتب کی ہے، جس میں مریض خنثیٰ افراد کے لیے طبّی سہولیات کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لیے قانون سازی کی گئی ہے۔

عوامی مقامات تک رسائی: مخنث فرد کے لیے عوامی جگہیں، تفریح کے مقامات یا مذہبی مقامات تک رسائی میں رکاوٹ نہیں ڈالی جائے گی۔اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کی شق 26 کے تحت حکومت خنثیٰ افراد کی پبلک پلیسز تک رسائی کو یقینی بنائے۔ذیلی دفعہ (1) میں بیان کیے گئے عوامی مقامات تک رسائی میں رکاوٹ ڈالنا غیر قانونی ہوگا۔[59]

بنیادی حقوق کا تحفظ: اس باب میں ذکر کئے گئے حقوق میں مزید یہ ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے پہلے باب کی دوسری فصل میں بیان کئے گئے بنیادی حقوق واضح طور پر ہر مخنث فرد کے لئے ہوں گے۔ذیلی دفعہ (1) میں ذکر کردہ بنیادی حقوق کا تحفظ،اور جنس کی بنیاد پر کسی قسم کا فرق روا نہ رکھنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔[60]

جرائم اور سزائیں: گزٹ کی ان دفعات میں خنثیٰ افراد کے حوالے سے سزائیں تجویز کی گئیں یعنی جو کوئی بھی خنثیٰ افراد کو بھیک مانگنے کے لئے استعمال کرے گا اسے سزا دی جائے گی جس کی میعاد چھ ماہ تک بھی ہو سکتی ہے یا اس کے ساتھ پچاس ہزار تک مالی جرمانہ بھی کیا جا سکتا ہے یا دونوں (سزا اور جرمانہ) ہوں گے۔[61]

گداگری معاشرے میں تیزی سے بڑھتا ہوا "کاروبار" ہے۔ پیشہ ور بھکاری جا بجا نظر آتے ہیں۔۔بلا عذر شرعی سوال کرنے کی اجازت نہیں ہے۔آپ ﷺ کا فرمان بلا ضرورت سوال کرنے والوں کے لئے باعث عبرت ہے:

"من سال الناس اموالهم تكثرا، فإنما يسال جمرا، فليستقل او ليستكثر"[62] جو اپنے مال میں اضافہ کرنے کے لیے لوگوں سے سوال کرتا ہے تو وہ اپنے لیے آگ کے انگارے مانگ رہا ہے خواہ کم ہوں یا زیادہ۔

خنثیٰ افراد کی ایک بڑی تعداد بھی اسی راستے پر گامزن ہے، اکثریت چونکہ ان پڑھ ہوتی ہے اور ہنر مند بھی نہیں ہوتی تو ایسے می مستقل ل روزگار کا شدید مسئلہ ہوتا ہے نیز لوگوں کے تحقیر آمیز رویے بھی انہیں کسی مستقل روزگار سے وابستہ ہونے سے مانع رکھتے ہیں، لہذا یہ افراد اپنا نان و نفقہ پورا کرنے کے لئے زیادہ تر ناچ گا کر اور بھیک مانگ کر گزارا کرتی ہے۔اس کی وجہ شاید عام افراد میں اس یقین کی پختگی ہے کہ خواجہ سرا کی بد دعا رد نہیں کی جاتی۔لوگوں کے اس اعتقاد کا فائدہ اٹھا کر خنثیٰ افراد کو بھیک مانگنے کی ترغیب دلائی جاتی ہے، جس کے نتیجے میں وہ اسی کو اپنا ذریعہ معاش بنا لیتے ہیں۔

اس امر کی اشد ضرورت تھی کہ خنثیٰ افراد کے بھیک مانگنے پر پابندی عائد کی جائے۔ان کو قانون کی یہ شق اس ضرورت کو پورا کرتی ہے۔

خنثیٰ افراد اور شریعت اسلامیہ: ہمارے معاشرے میں یہ تصور عام ہو گیا ہے کہ خنثیٰ افراد کی زندگی کا مقصد محض ناچ گانا ہے۔بھیک مانگنا، ناچ گانا اور عصمت فروشی جیسے رذیل پیشوں کو ان افراد کے لیے مخصوص کر دینے کے تصور کی وجہ سے خنثیٰ افراد کی پیدائش کو باعث ذلت سمجھا جاتا ہے۔ان کے والدین بھی ایسے بچے کی دیگر اولاد کی طرح پرورش کو عار سمجھتے ہیں۔یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ خنثیٰ افراد کو عام لوگوں کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے کی اجازت صرف ان لوگوں کا دل بہلانے کی صورت میں ہی ملتی ہے۔اسلامی روایات واقدار کو بھلا کر معاشرہ جس رو میں بہہ رہا ہے یہ لمحہ فکریہ ہے۔ خنثیٰ افراد کو جن مسائل کا سامنا ہے شریعت اسلامیہ کی روشنی میں ان کا حل ذیل میں پیش کیا جاتا ہے:

تحفظ زندگی: خنثیٰ افراد کی پیدائش کے بعد ان کا سب سے پہلا حق زندہ رہنا ہے، لیکن مخنث اولاد کو ذلت ورسوائی کی وجہ سمجھتے ہوئے والدین پیدائش کے بعد جان سے مار دیتے ہیں،اور جو افراد زندہ رہ جاتے ہیں ان کا لمحہ لمحہ اس خوف میں گزرتا ہے کہ کب کہاں ان کو مار دیا جائے گا۔ خنثیٰ افراد سے انٹرویو کے دوران یہ بات سامنے آئی کہ وہ اپنی زندگی کو محفوظ نہیں سمجھتے،اس کا سب سے زیادہ خطرہ ان کو اپنے خاندان اور پولیس سے ہے جن سے عموماً تحفظ اور سہارے کی توقع کی جاتی ہے۔اسلام کسی کے قتل ناحق کی اجازت نہیں دیتا۔ان کو تحفظ زندگی کا حق ویسے ہی حاصل ہے جیسے دیگر افراد معاشرہ کو حاصل ہے۔جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے:"وَ لَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ"[63]

اللہ عزوجل کی عطا کی ہوئی زندگی کو ناحق ختم کرنا بہت بڑا جرم ہے۔ایک انسان کے قتل کو پوری انسانیت کا قتل کہا گیا ہے[64]

"ای قتل النفس المحرمۃ قد یکون حقا لجرم یصدر منها و قتل النفس هو المحرم و حله لا یثبت الا بدلیل منفصل"[65]

کسی حرام جان کو قتل کرنا تحقیق وہ حقیقی مجرم ہے جس سے یہ جرم صادر ہو اور نفس کا قتل کرنا حرام مگر کسی واضح دلیل کے ساتھ۔

خنثیٰ مشکل کو اگر کسی مرد یا عورت نے عمداً قتل کیا ہو تو قاتل پر قصاص واجب ہوگا جان سے کمتر کے قصاص میں وہ عورت کے مثل ہے۔

"و فی القصاص فیما دون النفس مثل المراۃ"[66] جان سے کم کے قصاص میں یہ عورت کی مانند ہے۔"

حنبلی فقہاء کے نزدیک خنثیٰ مشکل کا قصاص مرد کا نصف اور عورت کا نصف ہوگا۔"و ان کان المقتول خنثی مشکلا، ففیه نصف دیۃ ذکر، و نصف دیۃ انثی"[67] گر مقتول خنثیٰ مشکل ہے تو اس کی مذکر کی نصف اور مونث کی نصف دیت ہے۔۔اس

سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام کو انسانی جان کی حفاظت کتنی عزیز ہے۔ خنثی افراد کو اس سے الگ نہیں کیا جا سکتا، ان افراد کا ناحق قتل بھی پوری انسانیت کا قتل شمار ہو گا۔

کفالت و پرورش: اولاد کی پرورش والدین کی ذمہ داری ہے۔ معاصر معاشرے میں والدین اس ذمہ داری کو بخوبی انجام دینے کی کوشش بھی کرتے ہیں لیکن نہ جانے کیوں جہاں بات مخنث بچے کی آتی ہے وہاں والدین اپنی اولاد میں تفریق شروع کر دیتے ہیں، شاید اس کی وجہ افراد معاشرہ کی مخصوص ذہنیت اور ان کی طرف سے کیا جانے والا طعن و تشنیع ہے جس کے دباؤ میں آکر ماں باپ اپنے ہی بچے کو اپنے خاندان کا فرد نہیں سمجھتے۔ مخنث بچے کی تربیت کی ذمہ داری بھی والدین پر اسی طرح لازم ہے جیسے باقی اولاد کی تربیت ضروری ہے۔ اس بچے کا حق ہے کہ اس کی مناسب انداز میں کفالت و پرورش کی جائے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ"[68] اس آیت میں ماں کے بچے کو دودھ پلانے کے بارے میں ارشاد فرمایا گیا ہے۔ کیونکہ ماں کا دودھ بچے کی جسمانی نشو و نما، اخلاقی اور نفسیاتی تربیت کے لیے ضروری ہے۔[69] اس تربیت کی ضرورت مخنث بچے کو بھی اسی طرح ہے جیسے ایک عام بچے کو ضرورت ہے۔ بچوں کی مناسب و بہتر تربیت سے ایک مثالی معاشرہ وجود میں آتا ہے بچپن میں ہی اگر بچے کی دینی و اخلاقی اقدار کو مد نظر رکھتے ہوئے تربیت اور اصلاح کی جائے تو بڑے ہونے کے بعد بھی وہ ان پر عمل پیرا رہے گا۔ چونکہ خنثی افراد کی اچھی تربیت نہیں کی جاتی جس کا نتیجہ بھیک مانگنے اور عصمت فروشی کی صورت میں سامنے آتا ہے۔

صاحب المراغی لکھتے ہیں: "فاذا قمتم بحقوق الاطفال بتراض وتشاور و اجتنبتم المضارة كان الاولاد قرة اعين لكم فى الدنيا و سبب المثوبة فى الآخرة، و ان انتم اتبعتم اهواكم و عمل كل منكم على مضارة الآخر كان الاولاد بلاء و فتنة لكم فى الدنيا و استحققتم عذاب الله فى الآخرة"[70] جب تم بچوں کے حقوق کے بارے میں فیصلہ کرنے کے لیے بیٹھو تو کسی کو نقصان پہچانے سے بچو۔ تمہاری اولاد تمھارے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک ہے دنیا میں اور ثواب کا سبب ہے آخرت میں۔ اگر تم خواہشات کی پیروی کرو گے تو تمھارا عمل دوسرے کو نقصان پہنچائے تو تمہاری اولاد تمہارے لیے مصیبت ہے اور آزمائش ہے دنیا میں اور آخرت میں تم اللہ کے عذاب کے مستحق ہو گے اپنی اولاد کی عزت کرو، انہیں اچھا ادب سکھاؤ۔

اولاد کو قرآن پاک میں آزمائش کہا گیا ہے: "وَاعْلَمُوا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَه اَجْرٌ عَظِيْمٌ"[71]

اولاد میں صرف لڑکا یا لڑکی کو ہی شمار نہیں کیا جاتا بلکہ مخنث بچہ بھی اولاد ہی کہلاتا ہے۔ان کے حوالہ سے پوچھ گچھ بھی اسی طرح ہو گی جیسے باقی اولاد کی ہو گی۔سید ابوالاعلی مودودی لکھتے ہیں: "یہ تمہارے حوالے ہی اس لیے کی گئی ہیں کہ ان کے ذریعہ سے تمہیں جانچ کر دیکھا جائے کہ تم کہاں تک حقوق اور حدود کا لحاظ کرتے ہو اور کہاں تک اپنے نفس کو جو ان دنیاوی چیزوں کی محبت میں اسیر ہوتا ہے اس طرح قابو میں رکھتے ہو کہ پوری طرح بندہ حق بھی بنے رہو اور ان چیزوں کے حقوق اس حد تک ادا بھی کرتے رہو جس حد تک حضرت حق نے خود ان کا استحقاق مقرر کیا ہے"۔[72]

حدیث نبوی ﷺ ہے: "أَكْرِمُوا أَوْلَادَكُمْ وَأَحْسِنُوا أَدَبَهُمْ"[73] ان والدین کے لیے درس عبرت ہے جو اولاد کی کفالت وپرورش جیسے اہم فریضے کی ادائیگی کرتے ہوئے اولاد میں انصاف نہیں کرتے۔ خنثیٰ افراد کی اچھی تربیت کرنا، ان کو اخلاق و ادب کی تعلیم دینا تو درکنار ان کو تو جینے کا حق کا بھی نہیں دیا جاتا۔

تضحیک آمیز رویہ کی ممانعت: اسلام میں مساوات انسانی نہایت اہمیت کی حامل ہے۔اللہ تعالیٰ نے انسان کو شرف و تکریم سے نوازا ہے۔ تکریم انسانیت کا مقصد معاشرتی مساوات ہے۔اسلام کسی بھی شخص کی اہانت کی اجازت نہیں دیتا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ"[74] عصر حاضر میں خنثیٰ افرا کو عجیب و غریب القاب سے پکارا جاتا ہے، جن کو وہ اپنے لیے پسند نہیں کرتے۔ معاشرے کے باقی افراد کو ان سے بات چیت کی اجازت نہیں دی جاتی یا شاید ان کو معاشرے کا حصہ ہی نہیں سمجھا جاتا۔ذلت، حقارت اور تمسخر کے علاوہ ان کو کسی شے کا حقدار نہیں سمجھا جاتا۔قرآن پاک کی ان تعلیمات کو یکسر طور پر فراموش کر دیا گیا ہے۔

اللہ عزوجل کا فرمان ہے: "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّن قَوْمٍ وَلَا تَلْمِزُوا أَنفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ"[75]

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا مسلمان کو گالی دینا فسق اور قتل کرنا کفر ہے[76] اس آیت و حدیث سے یہ درس ملتا ہے کہ افراد معاشرہ ایک دوسرے کا مذاق نہ اڑائیں، عزت و وقار کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے الزام تراشی اور برے القاب سے پکارنے کو حرام و ناجائز قرار دیا گیا ہے۔شریعت اسلامیہ میں ہر شخص کو عزت و احترام کا حق دیا گیا ہے جیسے کوئی دوسرا فرد پامال نہیں کر سکتا۔

علم کا حصول: قرآن کی پہلی وحی علم سے متعلق تھی، جس سے تعلیم کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ کسی بھی شخص کو تعلیم کے حق سے محروم نہیں کیا جا سکتا۔

ارشاد ربانی ہے: "اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِىْ خَلَقَ"[77] خنثی افراد سے کیے گئے سروے سے یہ بات سامنے آئی کہ خنثی افراد میں بہت کم تعداد تعلیم یافتہ ہے، اکثریت لکھنا پڑھنا بھی نہیں جانتی حتی کہ ان کو قرآن پاک پڑھنا بھی نہیں سکھایا گیا۔ اب پاکستان میں خنثی افراد کی تعلیم کے حوالے سے آگاہی و بیداری پیدا ہونا شروع ہو چکی ہے۔ لاہور میں خواجہ سراوں کے لیے ایک اسکول(Gender guardian)کھولا گیا ہے جہاں ان کو تعلیم کے ساتھ پیشہ ورانہ تربیت بھی دی جاتی ہے۔[78] علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی طرف سے خواجہ سراوں کے لیے میٹرک سے پی ایچ ڈی تک مفت تعلیم ہے نیز ساتھ پیشہ ورانہ تربیت بھی دی جاتی ہے۔[79] لیکن اس وقت اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ ان مواقع کے ساتھ ساتھ خنثی افراد میں تعلیم حاصل کرنے کی امنگ بیدار کی جانی چاہیے، ان کو تعلیم افادیت وضرورت سے آگاہ کیا جائے تاکہ حصول علم کا شوق پیدا ہو۔

طبّی سہولیات کی فراہمی: تندرستی خدا تعالیٰ کی طرف سے انسان کے لیے بہت بڑی نعمت ہے، اگر یہ نعمت کسی کو میسر نہیں ہے تو دین اسلام میں مریض کو جہاں مزاج پرسی کا حق دیا گیا ہے وہیں اسے یہ بھی حق دیا گیا ہے کہ وہ صحت مندی پانے کے لیے اقدامات کرے۔

"عن اسامة بن شريك، قال: اتيت النبي صلى الله عليه وسلم واصحابه كانما على رءوسهم الطير، فسلمت ثم قعدت، فجاء الاعراب من ها هنا وههنا، فقالوا: يا رسول الله، انتداوى؟، فقال: تداووا، فإن الله عز وجل لم يضع داء إلا وضع له دواء غير داء واحد الهرم"[80]

خنثی افراد کا یہ حق ہے کہ ان کو تمام طبّی سہولیات تک رسائی فراہم کی جائے نہ کہ ان کو محض اس وجہ سے مرنے کے لیے چھوڑ دیا جائے کہ چونکہ وہ مخنث ہے لہذا اس کو مردانہ وارڈ میں رکھا جائے یا عورتوں کے ساتھ رکھا جائے جیسا "علیشا کیس"[81] میں ہوا تھا۔

خنثی افراد کی معذوری اگر قابل علاج ہو تو جو استطاعت نہیں رکھتے حکومت کو ان کا مفت علاج کروانا چاہیے۔ خنثی افراد کی اکثریت ایڈز(HIV Positive)کا شکار ہوتی ہے یا منشیات کی عادی ہوتی ہے۔[82] حکومت کو ان کے علاج پہ خصوصی

توجہ دینی چاہیے،،ان کے لیے الگ سے صحت کے مراکز قائم کیے جائیں جہاں یہ طنز و تحقیر اور دیگر مالی مشکلات کا سامنا کیے بغیر اپنا علاج کروا سکیں۔

ثبوت نسب: جن بچوں کو پیدائش کے فوراً بعد یا یا کمسنی میں کہ جب وہ شعور نہ رکھتے ہوں دیگر خنثی افراد کے حوالے کر دیا جاتا ہے تو ان بچوں کو اپنے حقیقی ماں باپ کا علم نہیں ہوتا بلکہ ان کی ولدیت کے خانے میں "گرو" کا ہی نام لکھا جاتا ہے۔ 30 اگست 2017ء کو ترجمان نادرا نے اس حوالے سے بیان دیا کہ:

"خواجہ سرا افراد کی بڑی تعداد ایسی ہے جن کے پاس اپنے والدین کی درست معلومات اور دستاویزات موجود نہیں کیونکہ ان کے اہل خانہ نے بہت کم عمر میں انہیں چھوڑ دیا تھا۔"[83] یہاں ایک غور طلب بات یہ بھی ہے کہ وہ خنثی افراد جن کو اپنے حقیقی ماں باپ کا علم ہوتا ہے وہ بھی اپنے حقیقی باپ کی بجائے اپنے گرو کا نام لکھتے ہیں، جبکہ اللہ عزوجل نے حفاظت نسب کا حکم دیا ہے۔"اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ"[84]

ارشاد نبوی ﷺ فرمایا: "إن من اعظم الفرى ان يدعي الرجل إلى غير ابيه"[85] اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ خنثی افراد کو ان کے گرو کی بجائے حقیقی باپ کی جانب ہی منسوب کیا جائے گا۔ تمام دستاویزات پر بھی والد ہی کا نام لکھا جائے گا۔

شفقت و محبت: ماں باپ محبت و شفقت کا منبع ہیں، دنیا کا کوئی بھی رشتہ و محبت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا لیکن خنثی افراد کے حصے میں یہ محبت نہیں آتی، ان کے ماں باپ ان کو اپنی محبت و شفقت کے سائے میں پروان چڑھانے کی بجائے ان کو دنیا کی سختیاں جھیلنے کے لیے اکیلا چھوڑ دیتے ہیں۔ وہ ماں باپ جو اپنے مخنث بچے سے یہ حق چھین لیتے ہیں ان کو اس حدیث سے عبرت حاصل کرنی چاہیے۔"قبل رسول الله صلى الله عليه وسلم الحسن بن علي وعنده الاقرع بن حابس التميمي جالسا، فقال الاقرع: إن لي عشرة من الولد ما قبلت منهم احدا، فنظر إليه رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قال: من لا يرحم لا يرحم"[86]

اہل و عیال سے بھلائی و خیر خواہی کے بارے میں ارشاد فرمایا: "خيركم خيركم لاهله"[87] انسان کی اچھائی و بہتری کا پیمانہ گھر والوں سے نیک اور اچھا سلوک مقرر کیا گیا ہے۔ وہ والدین اور سرپرست جو باقی اولاد کے ساتھ تو اچھا برتاؤ کرتے ہیں لیکن خنثی افراد کو اس کا حقدار نہیں سمجھتے، ان لیے مندرجہ بالا حدیث اپنے اندر نصیحت و موعظت کے موتی چھپائے ہوئے ہے۔

ذہنی دباؤ: کسی شخص کو جسمانی و ذہنی اذیت کا نشانہ نہیں بنایا جا سکتا۔ ارشاد الٰہی ہے: "وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا"[88] قرآن کے اس فرمان کو نظر انداز کر کے ذہنی و جسمانی اذیت پہنچائی جاتی ہے۔

مندرجہ بالا آیت میں ان افراد کے لیے درس عبرت ہے جو بے قصور خنثیٰ افراد کے لیے دائرہ حیات تنگ کردیتے ہیں۔ یہ احساس کہ دوسرے آپ کو وہ شخصیت نہیں مانتے جو آپ خود کو حقیقتاً محسوس کرتے ہیں بہت تکلیف دہ ہے، خنثیٰ افراد کو اس تکلیف دہ احساس سے روز گزرنا پڑتا ہے۔ جذباتی سہارا ذہنی دباو کو کم کرنے میں مدد فراہم کرتا ہے لہذا خنثیٰ افراد کے ساتھ ہمدردانہ رویہ اختیار کرنا چاہیے اور تحقیر و تضحیک سے اجتناب کرنا چاہیے تاکہ وہ ذہنی دباو سے پاک ایک پر اعتماد زندگی گزاریں۔

سماجی مساوات: اسلام میں انسانی حقوق کی عطائیگی میں ہر طرح کے جنسی، نسلی اور طبقاتی امتیازات کی نفی کی گئی ہے ۔مرد، عورت اور مخنث میں جنسی بنیاد پر فرق روا رکھنے کی اجازت نہیں ہے۔ کسی کو بھی اس کی جنس کے اعتبار سے حقیر و کمتر قرار نہیں دیا جاسکتا، برتری کا پیمانہ تقوی مقرر کیا گیا ہے نہ کہ جنس۔ قرآن کریم میں انسانوں کے مابین مساوات کا ذکر یوں کیا گیا ہے: "يَآ اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ"[89]

خنثیٰ افراد بھی عام انسانوں کی طرح معاشرتی رویوں میں برابری و مساوات کے حقدار ہیں لیکن صد افسوس ان کو تو شاید انسان تصور ہی نہیں کیا جاتا اور نہ ہی ان کے ساتھ سماجی تعلقات استوار کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ماں باپ اور دیگر افراد معاشرہ نہ صرف زندگی میں ان کو خود سے الگ کر دیتے ہیں بلکہ انتقال کر جانے کے بعد بھی ان کو عام مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے کی بھی اجازت نہیں دی جاتی، اس کی وجہ شاید یہ کہ لوگوں میں یہ غلط تصور عام پایا جاتا ہے خنثیٰ افراد کو لٹانے کی بجائے زمین میں سیدھا کھڑا کیا جاتا ہے۔ شریعت سماجی مساوات کی قائل ہے یہ کیسے ممکن ہے عام مرد و عورت کو تو احترام و تکریم کے ساتھ دفنایا جائے اور خنثیٰ افراد کو عام مسلمانوں کی طرح دفنانے کی بجائے محض زمین میں گاڑ دیا جائے۔

"حق المسلم على المسلم خمس: رد السلام , وعيادة المريض , واتباع الجنائز , وإجابة الدعوة , وتشميت العاطس"[90]

فقہا کرام خنثیٰ مشکل کی تدفین اور قبر کی ساخت کے بارے میں فرماتے ہیں:"و يستحب ان يسجى قبره لانه ان كان انثى اقيم و احب ان كان ذكر لا تضره التسجية"[91]بہتر یہ ہے کہ اس کی قبر عورت کی طرح بنائی جائے اگر وہ عورت ہے تو پسندیدہ ہے اگر مرد ہے تو کوئی نقصان نہیں۔ اگر وہ مر جائے تو اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے چارپائی پر اس کو عورت کی طرح رکھا جائے، یہ اس کے لیے بہتر ہے

خنثیٰ افراد کو بھی عام مسلمانوں کے قبرستان میں ہی دفن کیا جائے گا بلکہ خنثیٰ کو عذر شرعی کی بناپر عام مرد وعورت کے ساتھ ایک ہی قبر میں دفن کرنا پڑے تو اس کی بھی اجازت دی گئی ہے۔"فان دفنوا فی قبر واحد من عذر یوضع الرجل مما یلی القبلة ثم خلفه الخنثی ثم خلفه المراة"[92] گر کسی عذر کی بناپر ایک قبر میں دفن کیے جائیں تو قبلہ کی جانب سب سے پہلے مرد، پھر اس کے پیچھے خنثیٰ اور پھر اس کے پیچھے عورت کو رکھا جائے گا۔اس سے ثابت ہوا کہ خنثیٰ افراد کو بھی شرعی طریقے سے عام مسلمانوں کے قبرستان میں ہی دفن کیا جائے گا اور دعائے مغفرت بھی کی جائے گا۔

جس طرح عام مرد وعورت کی گواہی قبول کی جاتی ہے ویسے ہی خنثیٰ افراد کی بھی گواہی قبول کی جاتی ہے۔ خنثیٰ مشکل گواہی میں عورت کے مثل ہے۔

"وشهادة الخنثى المشكل جائزة إذا شهد مع رجل وامرأة"[93] جب خنثیٰ مشکل مرد اور عورت کے ساتھ گواہی دے تو اس کی گواہی جائز ہے۔مندرجہ بالا تعلیمات سے واضح ہوا کہ اسلام سماجی مساوات کا قائل ہے اور خنثیٰ افراد معاشرتی رویوں میں برابری کے حقدار ہیں۔عام مرد وعورت کی طرح ان کو بھی تمام حقوق حاصل ہونے چاہیے سرکاری وغیر سرکاری اداروں میں ان کی ملازمت کا باقاعدہ کوٹہ موجود ہو۔مردوں سے مشابہت رکھنے والے خنثیٰ افراد کو فوج اور پولیس میں بھرتی کرنا چاہیے۔خنثیٰ افراد کو بھی ذہن سازی کی اشد ضرورت ہے، جن کے نزدیک ان کا ذریعہ معاش محض بھیک مانگنے و دیگر غیر اخلاقی برائیوں تک محدود ہے۔ان کو بامقصد زندگی گزارنے اور رزق حلال کے حصول کے لیے کوشش کرنی چاہیے۔

بلوچستان میں ایک سید گھرانے میں پیدا ہونے والی ایک بوڑھی مخنث عورت جو بچپن میں گھر چھوڑ کر چلی گئی، اب روزانہ 450 بچوں کو قرآن پاک پڑھاتی ہیں، 1975ء میں 31 سال کی عمر میں بچوں کو قرآن پڑھانا شروع کیا، سب بچے ان کو نانی جمیلہ کے نام سے پکارتے ہیں۔[94]

اگر خنثیٰ افراد کو حوصلہ اور اعتماد دیا جائے تو وہ بھی نانی جمیلہ کی طرح ایک خوبصورت اور بامقصد زندگی گزار سکتے ہیں۔ خنثیٰ افراد کی تعلیمی قابلیت کم ہونے کی بناپر اگر ملازمت ملنا مشکل ہو تو ان کو چھوٹے پیمانے پر اپنا کاروبار کرنا چاہیے جیسے کہ اسکول و کالج میں کینٹین کھولی جاسکتی ہے۔وہ خنثیٰ افراد جن کی جو ابھی کم عمر ہیں، والدین، حکومت اور معاشرے کے دیگر افراد کی توجہ اور کوشش سے وہ بھی مستقبل میں ڈاکٹر، انجنیئر اور سائنسدان ہو سکتے ہیں۔

حاصل کلام:

ان تمام زیر بحث نکات کی روشنی میں معاصر صورتحال کا جائزہ لیا جائے تو ہر ذی شعور اس بات کا ادراک بخوبی کر سکے گا کہ خنثیٰ افراد کو بہت سے معاشرتی مسائل کا سامنا ہے، وہ اس معاشرے کا وہ محروم طبقہ ہیں جنہیں شاید خود ان کے والدین اور اعزہ واقارب نے بھی کبھی ایک زندہ وجود تسلیم نہیں کیا، افراد معاشرہ کی بے حسی، قانون کی عملداری سے بے نیاز سماج کا استحصال شدہ طبقہ کہ جس کا اپنی تخلیق میں کوئی ہاتھ نہیں لیکن وہ پھر بھی مورد الزام ٹھہرتا ہے۔افراد معاشرہ کی بے حسی کے سبب امتیازی رویوں اور حقوق کا سامنا کرتا ہے۔

دین اسلام محبت وشفقت کا دین ہے، جو طنز وتحقیر کی ممانعت کرتا ہے لیکن معاصر معاشرے میں خنثیٰ افراد کو بطور انسان قابل احترام یا ہمدردی نہیں سمجھا جاتا، ان کو محض تفنن طبع کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔انہیں معمول کی زندگی گزارنے کی بھی اجازت نہیں دی جاتی۔خنث ایک پیدائشی معذوری ہے اس پر خنثیٰ افراد کو عار دلانا مناسب نہیں ہے۔عام انسانوں کو اس سلسلے میں محتاط ہونا چاہیے اور ایسا تحقیر آمیز رویہ اختیار کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے۔ان کے ساتھ بھی ویسا ہی رویہ و سلوک روا رکھنا چاہیے جس کی تعلیم اسلام نے دی ہے جو عام انسانوں کے لیے اپنایا جاتا ہے۔نیز ان خنثیٰ افراد کو اگر خاندان کا تعاون و سرپرستی حاصل ہو تو ان کے مسائل کافی حد تک کم ہو سکتے ہیں، باقی ماندہ مسائل دیگر افراد معاشرہ کے رویہ اور حکومتی اقدامات پر منحصر ہیں۔

حوالہ جات وحواشی (Refences)

[1]Alnoor, 45:24

[2]-Ahmad Raza Khan, imam,Kanzuliman,MaktabatulMadina ,Karachi,p661

[3] Alkasani,imam,alaa u din abibakar, Badaealsnae fi tarteebalshrae,Darulkutbalilmiabairoot labnan,10/461;Almqri,Ahmad bin Muhammad bin Ali, Illama, Almisbahul Munir,1/183, AlmusliAlbaldhi,Abdullah bin Mehmood bin modood, Alikhtiyarlitaleelalmukhtar,matbaAlhalbiAlqahira

[4] Bastawai,Iftikhar Ahmad Qasmi, istalhatmiraas, MaktabahabuAlftaah,Muhallamominpurah,Khalil Abad, sunnatkabirnagar (UP) India,p56

[5]Iban e Manzoor, Muhammad Bin Mukaram, lisaanulArb, darSaadirbairoot,p 2,Mada khuns

[6]DamadIfindi, Abdul Rehmaan Bin Muhammad bin Sulaiman, Majmau'nahr Fi SharahMultaqi Al Bahar, Dar AhyaAlturaas Alarbi,1/610

[7]Wazarat al oqaffwalshoun al Islamia al kawet , Al mosoah al fiqhiya al kawetia , darsuafwat, misar (Egypt) 20/21.

[8] -Craig J. Forsyth, Heith Copes (2014), Encyclopedia of Social Deviance Sage Publications, p740

[9]http://www.who.int/hiv/topics/transgender/en/ (Retrieved on: 30 July 2019 time 2:06 AM)

[10]Iban e Nujaim, Zain ulaabideen,AlbaharulraiqsharahKanz aldaiq,8/472

[11] Alhaskafi, AlaaUdin, Aldurulmukhtarala Hamish rad ulmuhtaar, Dar Ahyaalturaas Alarbi,5/464

[12]Almaqri, Ahmad Bin Muhammad bin Ali, illama, Almisbahul Munir,1/183

[13] https://www.bbc.com/news/world-asia-44684714(Retrieved on:06 May 2019 time 1:51AM)

[14] https://www.bbc.com/news/world-asia-44684714(Retrieved on:06 May 2019 time 1:51AM)

[15]Survey, 2 Nov,2019

[16]Survey,2 Nov,2019

[17] https://www.bbc.com/news/world-asia-44684714/(Retrieved on:06 May 2019 time 1:51AM)

[18]Survey,20 Oct, 2019

[19] Tahir ulQadri, Dr, Islam main insaaniHuqooq, Minhajul Quran printers,Lahore,p109

[20].Interview, 20 Sep, 2019

[21] https://tribune.com.pk/story/628746/marginalised-community-transgender-accuse-police-of-torture/ (Retrieved on:07 May 2019 time 1:56 PM)

[22] https://www.dawn.com/news/1336527/im-an-educated-trans-woman-in-pakistan-who-struggle-to-find-work-heres-my-story(Retrieved on:07 May 2019 time 1:17PM)

[23]Survey,22 Sep, 2019

[24]-Ibid

[25] https://planettransgender.com/common-gender-hijra-shunned-and-clinging-to-life/?cn-reloaded=1 (Retrieved on:17 May 2019 time 3:46AM)

[26].Survey,20 Sep,2019

[27] BuKhari,Muhammad bin Ismaeel, Imam, AljameAlSahih, Dar altoq alnijah,1422, hadith no:10
[28]Survey,22 Oct ,2019
[29] https://www.geo.tv/latest/203995-transgrnder-person-shot-dead-in-hafizabad(Retrieved on:06 May 2019 time 1:25AM)
[30] https://tribune.com.pk/story/167695/transgender-raped-tortured-Khanwal/(Retrieved on:06 May 2019 time 2:16 AM)
[31] http://time.com/5345533/Pakistan-election-2018-transgender-candidate/ (Retrieved on:06 May 2019 time 1:18AM)
[32] https://www.pakistantoday.com.pk/2016/05/25/transgender-alisha-succumbs-to-injuries-at-peshawar-hospital/(Retrieved on:16 May 2019 time 3:47PM)
[33]Al Maida 5:32
[34]Al Inam 6:151
[35] -https://dailytimes.com.pk/284801/torture-and-murder-in-peshawar-transgender-person-shot-dead/ (Retrieved on:05 May 2019 time 9:00PM)
[36] -https://jang.com.pk/roman/news/4942-Sawabi-mein-na-maloom-afraad-ki-firing-se-khwaja-sara-qatal(Retrieved on:19 May 2019 time 2:11PM)
[37]https://www.dawnnews.tv/news/1063909(Retrieved on: 15 Sep 2019 time 1:17AM)
[38]Survey,22 Oct, 2019
[39].Survey & Interview, 20 Oct, 2019
[40] https://www.urdupoint.com/en/pakistan/transgender-activist-demands-to-establish-sep-653457.html/(Retrieved on:27 Jun 2019 time 12:30 AM)
[41] -https://www.thenews.com.pk/latest/166852-saudi-arabia-prohibits-transgender-people-from-performing-umrah/ (Retrieved on:27 Jun 2019 time 12:03 AM); https://www.samaa.tv/global/2016/11/transgender-persons-banned-from-performing-umrah/ (Retrieved on:27 Jun 2019 time 12:11AM) ; https://www.samaa.tv/global/2016/11/transgender-persons-banned-from-performing-umrah/ (Retrieved on:27 Jun 2019 time 12:11AM)
https://www.samaa.tv/global/2016/11/transgender-persons-banned-from-performing-umrah/ (Retrieved on:27 Jun 2019 time 12:11AM)
[42] https://tribune.com.pk/story/1586163/1-transgender-community-barred-hajj-umrah/(Retrieved on:27 Jun 2019 time 12:17 AM)
[43]The gazette of Pakistan,Extra,May,24,2018, p 275

[44] Ibn e Abideen, Muhammad Ameen bin umer bin Abdul aziz, Rad ulmohtaralaaldurulmuKhtar, 5/464; Al Haskafi, Alla u Adin, AldurulmuKhtarala Hamish rad ulMuhtar, 5/464

[45]The gazette of Pakistan,Extra,May,24,2018, p 276

[46]4Al Nisa4:119

[47]https://en.wikipedia.org/wiki/Stalking_Cat(Retrieved on: 06 Sep 2019 time 2:36 AM)

[48] Bukhari, Muhammad bib Ismaeel, abu Abdullah, AljameAlsahihAlmukhtasir min amoorRasool Allah waayamumuhu, kitabullibaas, babulAlmustoshumath, Raqamul Hadees:5948

[49] AlmusaliAlbaldhi,Abdullah bin Mehmood bin modood,Alikhtiyarlitalilalmukhtar, Vol :3,P:39

[50] Ibn e Abideen, Muhammad Ameen bin umer bin Abdul aziz, Rad ulmohtaralaaldurulmuKhtar, 6/729

[51]WazaratAloqaafwashion Al Islamia Al Kuwait , Almosuataalfiqihia, 20/28

[52]The gazette of Pakistan,Extra,May,24,2018, p 276

[53]The gazette of Pakistan,Extra,May,24,2018, p 277

[54] Bukhari, Muhammad bib Ismaeel, abu Abdullah, AljameAlsahihAlmukhtasir min amoorRasool Allah waayamumuhu, kitabul Haj, babulKhutbahayamMina,hadith no:1739

[55]The gazette of Pakistan,Extra,May,24,2018, p 279

[56]The gazette of Pakistan,Extra,May,24,2018, p 280

[57] Alqusheri,Neeshapuri,Muslim bin Hajaj, Abu alHasan, AljameAlSahihAlmukhtisarbinaqlaladalilaRasool (PBUH),kitabulislam, bablikidaainwaIstehbab al tadawi, RaqamulHadees: 5741

[58]Tirmizi,Imam,AbuEssa,Sunantirmizi,kitabultib an Rasool Allah(PBUH),bab ma ja fi aldwa,hadith no:2038

[59]The gazette of Pakistan,Extra,May,24,2018, p 280

[60]The gazette of Pakistan,Extra,May,24,2018, p 281

[61]The gazette of Pakistan,Extra,May,24,2018, p 281

[62] Alqusheri,Neeshapuri,Muslim bin Hajaj, Abu alHasan, AljameAlSahihAlmukhtisarbinaqlaladalilaRasool (PBUH),kitabulzakaat,babkrahtaalmsaltahlilnas, hadith no: 2399

[63]Al Isra 17:33

[64]Al Maida 5: 32
[65] Qurtubi,Andlusi,Muhammad bin ahmad, AljameAlahkamulQuran,darulshabAlQahira AlMisr,10/254
[66]Alkasani,Imam,AlaaudinabiBakr,BdaeAlsnae fi tarteeb alshrae,10/466
[67]Iban e Qudamah,Abu Muhammad, Abdullah bin Ahmad, Almughni li iban e Qudama,Maktabatul Qahira,8/486
[68]Al Baqrah 2:33
[69] https://www.express.pk/story/575857/(consult date 24 SEP 2019 time 8:37PM)
[70] Almraghi,Ahmad Mustafa, Tafseeralmraghi, darahya Alturas alarbi,bairoot,1/189
[71]Al Anfal 8: 28
[72]Modudi,Sayed Abu alaala,TafheemulQuran,Tarjmaanul Quran Lahore,2/140

[73] IbanMaja,Muhammad bin Yazeed, Abu Abdullah, Alsunaniban e maja, kitabulAdav,babbirulwaladwalehsaanilalbinat,hadthno: 3671
[74] Al Isra :17:70
[75]Al Hujrat 49:11
[76] Baghwai,sharhaalsunna,MaktabaalrehmanioLahore,babwaeed min sb almuslim,13/129
[77]Al Alaq :96:1
[78] https://www.dawn.com/news/1399970/pakistan-first-ever-school-for-transgender-community-set-to-open-its-doors(consult date 06 May 2019 time 3:00 AM)
[79] https://www.dawn.com/news/1361489/allama-iqbal-open-university-announces-free-education-for-transgender(consult date 06 May 2019 time 3:14 AM)
[80] Abu Daud,Sulaiman bin Ashat,SunnanAbiDaud,kitabultib,bab fi alrajulyatawa, Hadith no: 3855
[81] https://www.pakistantoday.com.pk/2016/05/25/transgender-alisha-succumbs-to-injuries-at-peshawar-hospital/(consult date 16 May 2019 time 3:47PM)
[82]The HIV epidemic in Pakistan, Adnan Ahmad khan, Ayesha Khan, journal of the Pakistan Medical Association, April 2010 , volume 60

[83]https://www.dawnnews.tv/news/1063909(consult date 15 Sep 2019 time 1:17AM)
[84]Al Ahzab 5:33
[85] Bukhari, Muhammad bib Ismaeel, abu Abdullah, AljameAlsahihAlmukhtasir min amoorRasool Allah waayamumuhu, kitabulManaqaib, Hadith no:3509
[86] Bukhari, Muhammad bib Ismaeel, abu Abdullah, AljameAlsahihAlmukhtasir min amoorRasool Allah waayamumuhu, kitabulAdab, babrehmtawaladwataqbilawamuaniqta ,Hadith no:5997
[87] Tirmizi,Imam,AbuEssa,Sunantirmizi,kitabulmnaqib an Rasool Allah(PBUH),babfadalazwajulNabi,,H adith no:3895
[88]Al Ahzab 33:58
[89]Al Nisa 1:4
[90] Bukhari, Muhammad bib Ismaeel, abu Abdullah, AljameAlsahihAlmukhtasir min amoorRasool Allah waayamumuhu, kitabuljanaiz, babulamarbatabaljanaiz ,Hadith no:1239
[91] Alzeli,Fakharuldin, Usman bin Ali bin mahjanalbaaree,TabiyanalhaqaiqSharahkanz aldaiq,6/216;Alfarghani Almurghenani,burhanuldin, Abu Alhsan Ali bin Abibakr,Hidayaalmubtda fi fiqhul imam abi Hanifa,1/267;Ibn e Abideen, Muhammad Ameen bin umer bin Abdul aziz, Rad ulmohtaralaaldurulmuKhtar, 2/236
[92]Alsurakhsi,ShamsulAaima, Muhamad bin Ahmad, Almabsoot,30/107
[93] IbanHammam,kamaaludin, Muhammad bin abdulwahid,FatahulQadir, darulfikrbairoot Labnan,7/422
[94] https://tribune.com.pk/story/342204/maulvi-begam-sahib-the-eunuch-who-found-her-calling-as-a-guran-teacher/(retrieved on:07 May 2019 time 11:20 PM)